ہمبستری کے مسائل

ہمبستری کا اسلامی طریقہ کیا ہے؟

فتوی نمبر: WAT-83

تاریخ اجراء: 08صفر المظفر1443ھ /16 ستمبر 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اسلام میں بیوی سے ہم بستری کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَہَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بیوی سے ہمبستری کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جو وقت تمام شرعی ممانعتوں سے خالی ہو اس میں اچھی نیتوں یعنی نیک اولاد حاصل کرنے، اُمتِ مصطفی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں کثرت کرنے، عورت کے ادائے حق اور اسے اور اپنے آپ کو پریشان خاطری و پریشان نظری سے بچانے کی نیت کے ساتھ ہمبستری کرے، نہ خود پورا برہنہ ہو اور نہ عورت کو مکمل برہنہ کرے کہ حدیث پاک میں ممانعت فرمائی گئی ہے۔ نیز اس حالت میں نہ منہ قبلہ کی طرف ہو اور نہ پیٹھ، اب عورت چت لیٹے اور مرد اکڑوں بیٹھے اور بوس و کنار اور ملاعبت سے شروع کرے اور اسے متوجہ پائے تو دُعا پڑھے اور آغاز کرے اور فارغ ہونے کے بعد فوراجدا نہ ہو بلکہ عورت کی حاجت پوری ہونے کا بھی لحاظ رکھے۔

نوٹ:

اس بات کا بھی خیال رہے کہ دُعا پڑھتے وقت ستر کھلا ہوا نہ ہو ورنہ دل میں دُعا پڑھی جائے اور برہنہ حالت میں بلاضرورت ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنے سے بچا جائے کہ حدیث پاک میں ممانعت فرمائی گئی ہے اور فرمایا کہ یہ اندھا ہونے کا سبب ہے۔ اور اس وقت کلام بھی نہ کریں کہ مکروہ ہے۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat   feedback@daruliftaahlesunnat.net

کیا شادی کی پہلی رات ہمبستری کرنا لازم ہے؟

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-1285

تاریخ اجراء: 18 رجب المرجب 1445ھ / 30 جنوری 2024ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا شادی کی پہلی رات ہمبستری کرنا لازمی ہے؟ تھکاوٹ کی وجہ سے اگر ہمبستری نہ کی جائے تو اگلے دن ولیمہ ہو جائے گا؟ میری رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شرعی طور پر شادی کی پہلی رات ہمبستری کرنا، ضروری نہیں ہے، البتہ ولیمہ ہونے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اس سے پہلے ہمبستری ہو چکی ہو، اس لئے اگر پہلی رات میں یہ عمل نہ ہوا تو جس رات میں یہ عمل ہوا، اس سے اگلے دو دن تک ولیمہ کی نیت سے مختصر سی دعوت اپنے گھر والوں کی اگر کی جائے تو بھی ولیمہ ادا ہو جائے گا۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "شبِ زفاف کی صبح کو احباب کی دعوت کرنا ولیمہ ہے، رخصت سے پہلے جو دعوت کی جائے ولیمہ نہیں، یونہی بعد رخصت قبل زفاف (ہمبستری سے پہلے)۔"

(فتاوی رضویہ، جلد 11، صفحہ 256، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net

 daruliftaahlesunnat

 DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat

 feedback@daruliftaahlesunnat.net

عورت کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنے کا حکم

مجیب: ابو رجا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1288

تاریخ اجراء: 04 جمادی الاولیٰ 1444ھ/29 نومبر 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا عورت کے ساتھ دبر میں ہمبستری کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اللہ کی پناہ، عورت کے ساتھ دبر میں ہمبستری کرنا حرام، حرام، حرام، گناہ کبیرہ، باعث لعنت اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔

احادیث مبارکہ میں اس فعل پر لعنت فرمائی گئی ہے چنانچہ سنن ابی داؤد میں ہے "عن أبی ہریرة، قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملعون من أتی امرأتہ فی دبرہا" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کی دبر میں جماع کرے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب النکاح، جلد2، صفحہ249، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

الاختیار لتعلیل المختار میں ہے "ولا یحل لہ الاستمتاع بھا فی الدبر ولا فی الفرج حالة الحیض" ترجمہ: اور مرد کے لئے اپنی عورت کے دبر سے استمتاع کرنا یعنی دبر میں جماع کرنا حلال نہیں ہے اور نہ ہی حالت حیض میں فرج میں وطی کرنا جائز ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد4، صفحہ 155، مطبعۃ الحلبی، القاہرۃ، مصر)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

حیض سے فارغ ہونے پر غسل سے پہلے ہمبستری کرنا

مجیب: مولانا محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-528

تاریخ اجراء: 05 رجب المرجب 1443ھ / 07 فروری 2022ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اگر عورت حیض سے فارغ ہو جائے تو کیا غسل کئے بغیر اس سے ہمبستری کر سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ اگر حیض پورے دس دن مکمل ہونے پر بند ہوا تو حیض بند ہوتے ہی صحبت کرنا، جائز ہے اگرچہ ابھی غسل نہ کیا ہو۔ البتہ! مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد صحبت کی جائے۔

2۔ اگر عورت دس دن سے کم میں پاک ہوئی لیکن عادت کے دن پورے ہو چکے تھے تو صحبت اس وقت جائز ہے جب عورت غسل کر لے اور اگر مرض یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز بھی پڑھ لے، یا پھر نماز کا وہ وقت، جس میں پاک ہوئی، اس طرح گزر جائے کہ نماز اس پر قضا ہو جائے۔ لہذا اگر وہ وقت، جس میں وہ پاک ہوئی اتنا کم تھا کہ غسل کر کے کپڑے پہن کر اللہ اکبر نہ کہہ سکے تو پھر اگلی نماز کا وقت بھی گزر جائے، تب بغیر **غسل کے** بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔

(نوٹ: یہ واضح رہے کہ بلاعذر شرعی غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضاء ہو جائے حرام و گناہ ہے۔)

3۔ اگر عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض ختم ہو گیا تو غسل کر کے نماز شروع کر دے گی لیکن اس سے صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net

 daruliftaahlesunnat

 DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat

 feedback@daruliftaahlesunnat.net

اورل سیکس کرنا کیسا؟

فتوی نمبر: WAT-84

تاریخ اجراء: 08صفر المظفر1443ھ /16 ستمبر 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر شوہر مجبور کرے اپنی شرمگاہ کو منہ میں ڈالنے پر، تو عورت اس وقت کیا کرے۔ کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

اورل سیکس (مرد یا عورت کا ایک دوسرے کے اعضائے مخصوصہ کو منہ میں ڈالنا) ناجائز و گناہ ہے کہ یہ گندا اور بے حیائی کا کام ہے، جس سے سلیم الفطرت شخص کی طبیعت کراہت کرتی ہے اور ایسے کاموں کی ممانعت قرآن پاک سے ثابت ہے، نیز اس کام میں شرمگاہ سے نکلنے والی نجاست منہ میں جانے کا قوی امکان ہے جبکہ اسی منہ سے اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کا نام لیا جاتا ہے، تلاوت قرآن اور ذکر و اذکار کیے جاتے ہیں۔ لہذا اگر شوہر کہے بھی تو اس کی بات نہیں مانی جائے گی کہ ناجائز کام میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

وَاللّٰہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اورل سیکس کرنے کا حکم

فتوی نمبر:WAT-290

تاریخ اجراء:23ربیع الآخر1443ھ /29نومبر2021

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کسی کا شوہر اپنی شرمگاہ اس کے منہ میں ڈالتا ہے، اب یہ کیا کرے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر کا بیوی کے منہ میں اپنا عضوتناسل داخل کرنا ناجائز و گناہ ہے کہ خبیث و گندا کام ہے اور ایسے کام کی حرمت قرآن پاک سے ثابت ہے، لہذا شوہر اس قبیح حرکت سے اجتناب کرے اور بیوی کا کسی ناجائز کام میں شوہر کی اطاعت کرنا، جائز نہیں ہے، لہذا وہ اس سے انکار کردے۔

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کتبہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

مصنوعی آلات سے جنسی حق پورا کرنا

فتوی نمبر:WAT-158

تاریخ اجراء:07ربیع الاول1443ھ /14اکتوبر2021ء

دارالافتاءاہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

بیوی کے جنسی حق کو پورا کرنے کے لیے، کیا بیوی کی شرمگاہ کے اندر، باہر مصنوعی آلات کا استعمال کرنا جائز ہے؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

بیوی کے جنسی حق کو پورا کرنے کے لیے اندرونی یا بیرونی مصنوعی آلات کا استعمال کرنا شرعا جائز نہیں ہے کہ یہ شوہر کے علاوہ سے جنسی فائدہ اٹھانا ہے۔

وَاللہُ اَعۡلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوۡلُہ اَعۡلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.daruliftaahlesunnat.net

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net

جنسی تسکین کے لئے کھلونے کا استعمال کرنا کیسا؟

مجیب: ابورجا محمد نور المصطفیٰ عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1189

تاریخ اجراء: 24ربیع الاول1444ھ /21اکتوبر2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

Sex Toys سے جنسی تسکین کرنا کیسا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت مطہرہ کے اصولوں کے مطابق دور حاضر میں جنسی تسکین کا واحد ذریعہ صرف میاں بیوی کا آپس میں ایک دوسرے سے جائز طریقے سے فائدہ اٹھانا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور ذریعے سے شہوت ابھارنا یا جنسی تسکین کرنا ، ناجائز و حرام ہے۔ لہٰذا اس اصول کی روشنی میں سیکس ٹوائز (sex toys) سے جنسی تسکین حاصل کرنا ہرگز جائز نہیں ہے۔

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے ﴿وَ الَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَۙ(۵) اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَۚ(۶) فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَۚ(۷)﴾ ترجمہ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں، مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی مِلک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں ، تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔ (پارہ 18، سورہ مؤمنون، آیت 5،6،7)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net

 daruliftaahlesunnat

 DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat

 feedback@daruliftaahlesunnat.net

ٹیسٹ کے لیے مشت زنی کر کے منی خارج کرنا

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1951

تاریخ اجراء: 14صفر المظفر1445ھ /01ستمبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا مرد مشت زنی کے ذریعے ٹیسٹ کے لئے منی خارج کر سکتا ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

ٹیسٹ کروانے کے لئے اپنے ہاتھ سے اپنی منی خارج کرنا، ناجائز و گناہ ہے، البتہ اگر ممکن ہو تو اس کے لیے زوجہ کے ہاتھ سے منی خارج کی جاسکتی ہے۔

در مختار میں ہے"الاستمناء بالكف وإن كره تحريما لحديث «ناكح اليد ملعون»"ترجمہ: مشت زنی کرنا مکروہ تحریمی ہے کہ حدیث پاک میں ہے: ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔

ردالمحتار میں ہے"ويجوز أن يستمني بيد زوجته وخادمته اھ"ترجمہ: اپنی بیوی ولونڈی کے ہاتھ سے منی خارج کرنا جائز ہے۔(ردالمحتار علی الدرالمختار، ج2، ص399، دارالفکر، بیروت)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net

 daruliftaahlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat

 feedback@daruliftaahlesunnat.net

حیض کی حالت میں ہونے والی خلوت، صحیحہ ہوگی یا نہیں؟

مجیب: مولانا محمد سجاد عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2116

تاریخ اجراء: 08ربیع الثانی1445ھ /24اکتوبر2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

نکاح کے بعد لڑکا اور لڑکی خلوت میں ملے اور بوس و کنار بھی ہوا، لیکن لڑکی حیض میں تھی ہمبستری وغیرہ نہیں ہوئی ،توکیا اب خلوت صحیحہ ہو گئی یا نہیں؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں خلوت صحیحہ نہیں ہوئی، اس لئے کہ خلوت صحیحہ اس صورت میں ہوتی ہے جب شوہر اور بیوی ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو۔ اور موانع تین ہیں: (1) حسّی 2) شرعی (3) طبعی اور عورت کا حیض میں ہونا یہ شرعی مانع ہے کہ حالتِ حیض میں ہمبستری کرنا ممنوع و حرام ہے۔

چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے: "خلوتِ صحیحہ یہ ہے کہ زوج زوجہ ایک مکان میں جمع ہوں اور کوئی چیز مانع جماع نہ ہو، یہ خلوت جماع ہی کے حکم میں ہے اور موانع تین ہیں :(1) حسّی (2) شرعی (3) طبعی

1: مانع حسّی جیسے مرض کہ شوہر بیمار ہے تو مطلقاً خلوت صحیحہ نہ ہوگی اور زوجہ بیمار ہو تو اس حد کی بیمار ہو کہ وطی سے ضرر کا اندیشہ صحیح ہو اور ایسی بیماری نہ ہو تو خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔

2: مانع طبعی جیسے وہاں کسی تیسرے کا ہونا، اگرچہ وہ سوتا ہو یا نابینا ہو، ہاں اگر اتنا چھوٹا بچہ ہو کہ کسی کے سامنے بیان نہ کرسکے گا تو اس کا ہونا مانع نہیں یعنی خلوتِ صحیحہ ہو جائے گی۔ مجنون و معتوہ بچہ کے حکم میں ہیں اگر عقل کچھ رکھتے ہیں تو خلوت نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی اور اگر وہ شخص بے ہوشی میں ہے تو خلوت ہو جائے گی۔ اگر وہاں عورت کا کُتّا ہے تو خلوتِ صحیحہ نہ ہوگی اور اگر مرد کا ہے اور کٹکھنا ہے جب بھی نہ ہوگی ورنہ ہو جائے گی۔

3: مانع شرعی مثلاً عورت حیض یا نفاس میں ہے یا دونوں میں کوئی مُحرم ہو، احرام فرض کا ہو یا نفل کا، حج کا ہو یا عمرہ کا، یا ان میں کسی کا رمضان کا روزہ ادا ہو یا نمازِ فرض میں ہو، ان سب صورتوں میں خلوتِ صحیحہ نہ ہو گی۔" (بہارِ شریعت، جلد02، حصہ07، صفحہ68، ملخصا، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شرمگاہ کو بستر پر رگڑ کر منی خارج کرنا

مجیب: عبدہ المذنب محمد نوید چشتی عفی عنہ

فتوی نمبر: WAT-1691

تاریخ اجراء: 10 ذو القعدۃ الحرام 1444ھ / 31 مئی 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

زید شادی شدہ ہے، زید بیوی کے میکے جانے پر یا جلد پاس نہ آنے پر یا بیوی کے مخصوص ایام میں بستر پر الٹا لیٹ کر بستر کے ساتھ رگڑ کر منی خارج کرلیتا ہے، ورنہ اس کا سارا دن بے چینی میں گزرتا ہے۔ کیا زید کا ہاتھ لگائے بغیر بستر پر رگڑ کر منی خارج کرنا جائز ہے؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

سوال میں بیان کردہ طریقے کے مطابق جنسی خواہش پوری کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔ زید کو چاہیے کہ اگر جنسی عمل کی خواہش ہو تو اپنی بیوی سے جائز طریقے کے مطابق ہی خواہش کو پورا کرے۔ جنسی خواہش کے غیر شرعی طریقوں سے متعلق علامہ شامی علیہ الرحمہ نے فرمایا: "ویلحق بہ مالو ادخل ذکرہ بین فخذیہ مثلاً حتی امنی ۔۔۔ فلو ادخل ذکرہ فی حائط او نحوہ حتی امنی او استمنی بکفہ بحائل یمنع الحرارۃ یاثم ایضاً" ترجمہ: مشت زنی میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ آدمی اپنی رانوں میں عضو تناسل رگڑ کر منی خارج کرے لہذا اگر آدمی نے اپنا آلہ تناسل دیوار وغیرہ کسی چیز میں داخل کیا یہاں تک کہ منی نکل آئی یا خود اپنے ہاتھ سے منی نکالی اور درمیان میں ایسی چیز حائل تھی جو حرارت سے مانع ہو تو بھی وہ گناہگار ہے۔ (ردّالمحتار، جلد 3، صفحہ 427، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net

بیوی کے پچھلے مقام میں جماع کرنے سے نکاح کا حکم

مجیب: ابوحفص مولانا محمد عرفان عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2194

تاریخ اجراء: 30 ربیع الثانی 1445ھ / 15 نومبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرلے، تو کیا اس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے؟ اور کیا اس عمل سے کوئی کفارہ بھی لازم ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شوہر کا اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنا، شرعاً سخت حرام و گناہِ کبیرہ ہے۔ حدیثِ پاک میں ایسا کرنے والے شخص پر لعنت وارد ہوئی ہے، لہٰذا اِس ناجائز اور قبیح فعل سے بچنا بہت ضروری ہے۔ اور جس شخص سے یہ کام سرزد ہو گیا ہو تو اس پر لازم ہے کہ سچے دل سے اللہ پاک کی بارگاہ میں توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ ارادہ کرے، اور یہ توبہ کرنا ہی اِس گناہ کا کفارہ ہوگا، توبہ کے علاوہ کسی اور قسم کا کوئی کفارہ لازم نہیں ہوگا۔ نیز اس ناجائز عمل کو کرنے سے نکاح پر کوئی اثر نہیں پڑے گا، عورت بدستور شوہر کے نکاح میں ہی رہے گی۔ یہ مذکورہ حکم اس صورت میں ہے جبکہ اس کام کو حرام سمجھ کر ہی کیا ہو۔ البتہ اگر اُسے حلال سمجھ کر کیا، تو اب یہ کفر ہوگا اور ایسا کرنے والے شخص پر لازم ہوگا کہ اپنے اس فعل سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ، نئے سرے سے کلمہ پڑھے اور کلمہ پڑھنے کے بعد اپنی عورت سے تجدیدِ نکاح کرے۔

عورت کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنے والے شخص پر لعنت کی گئی ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد کی حدیث مبارکہ ہے "عن أبي هريرة، قال قال رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم ملعون من أتى امرأته في دبرها" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: **ملعون ہے وہ جو اپنی عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے۔** (سنن ابی داؤد، جلد2، کتاب النکاح، صفحہ249، رقم الحدیث:2162، المکتبۃ العصریۃ، بیروت)

المعجم الکبیر للطبرانی کی حدیث پاک ہے: "عن خزيمة بن ثابت، أن رسول اللہ صلى اللہ عليه وسلم قال: إن اللہ لا يستحيي من الحق لا يحل لأحد أن يأتي النساء في أدبارهن" ترجمہ: حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ حق بیان کرنے سے حیا نہیں فرماتا، کسی کے لئے حلال نہیں کہ وہ عورتوں کے پچھلے مقام میں وطی کرے۔ (المعجم الکبیر، جلد4، صفحہ88، رقم الحدیث :3736، مطبوعہ: قاھرۃ)

مرآۃ المناجیح میں ہے: "عورت کی دبر میں وطی کرنا تمام دینوں میں حرام ہے اسلام میں حرامِ قطعی ہے کہ اس کا منکر کافر ہے (اور) اس کا مرتکب فاسق و فاجر"۔ (مرآۃ المناجیح، جلد5، صفحہ55، مطبوعہ مکتبہ اسلامیہ)

شوہر کا اپنی بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنا، شرعاً حلال نہیں، چنانچہ الاختیار لتعلیل المختار میں ہے: "ولا يحل له الاستمتاع بها في الدبر ولا في الفرج حالة الحيض" ترجمہ: اور مرد کے لئے اپنی عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرنا حلال نہیں ہے اور حالتِ حیض میں فرج میں وطی کرنا بھی حلال نہیں ہے۔ (الاختیار لتعلیل المختار، جلد4، صفحہ155، مطبوعہ قاھرۃ، مصر)

بیوی کے پچھلے مقام میں ہمبستری کرنا، اگر حلال جان کر ہو، تو یہ کفر ہے، چنانچہ جامع ترمذی کی حدیث مبارکہ ہے: "عن أبي هريرة، عن النبي صلى اللہ عليه وسلم قال: من أتى حائضا، أو امرأة في دبرها، أو كاهنا، فقد كفر بما أنزل على محمد" ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے پچھلے مقام میں جماع کرے یا کاہن کے پاس جائے تو اس نے اس کا انکار کیا جو محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کیا گیا۔ (جامع ترمذی، جلد1، صفحہ242، رقم الحدیث: 135، مطبوعہ: مصر)

مذکورہ حدیث پاک کی شرح میں علامہ عبد الرؤف مناوی رحمۃ اللہ علیہ، فیض القدیر میں لکھتے ہیں: "المراد أن من فعل هذه المذكورات واستحلها فقد كفر ومن لم يستحلها فهو كافر النعمة۔۔۔ وليس المراد حقيقة الكفر" ترجمہ: مراد یہ ہے کہ جس شخص نے یہ مذکورہ کام حلال سمجھ کر کیا، تو وہ کافر ہو گیا اور جس نے اس کو حلال سمجھ کر نہ کیا، تو وہ نعمت کی ناشکری کرنے والا ہے اور اس صورت میں یہ حقیقی کفر نہیں۔ (فیض القدیر، جلد6، حرف المیم، صفحہ23، مطبوعہ مصر)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ مراٰۃ المناجیح میں، حدیث کی شرح بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”یعنی یہ تینوں شخص قرآن وحدیث کے منکر ہو کر کافر ہوگئے۔ خیال رہے کہ یہاں سے شرعی کفر ہی مراد ہے اسلام کا مقابل۔ اوران سے وہ لوگ مراد ہیں جو عورت سے دبر میں، یا بحالت حیض صحبت کو جائز سمجھ کر صحبت کریں۔“ (مرآۃالمناجیح، جلد1، صفحہ308، مطبوعہ: مکتبہ اسلامیہ)

تنویر الابصار مع در مختار میں ہے: ”ویمنع۔۔۔ وطؤھا (یکفر مستحلہ)۔۔۔ وکذا مستحل وطء الدبر عند الجمھور“ ملتقطا“ ترجمہ: اور حائضہ عورت سے وطی ممنوع ہے، اور اس کو حلال جاننے والے کی تکفیر کی جائے گی، اور جمہور کے نزدیک یہی حکم عورت کے پچھلے مقام میں وطی کو حلال جاننے والے کا ہے۔ (تنویرالابصارمع در مختار، جلد1، صفحہ533، 542، مطبوعہ کوئٹہ)

فتاوی رضویہ میں سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ، ارشاد فرماتے ہیں: ”حلال کو حرام، حرام کو حلال ٹھہرانا ائمہ حنفیہ کے مذہبِ راجح میں مطلقاً کفر ہے، جبکہ ان کی حلت وحرمت قطعی ہو۔۔۔ اور اگر وہ حرامِ قطعی، حرام لعینہ ہے۔۔۔ جب تو اُسے حلال ٹھہرانا باجماعِ ائمہ حنفیہ کفر ہے۔“ (فتاوی رضویہ، جلد14، صفحہ147، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net
 daruliftaahlesunnat
 DaruliftaAhlesunnat
 Dar-ul-ifta AhleSunnat
 feedback@daruliftaahlesunnat.net

حالت حیض میں شوہر نے بیوی سے صحبت کرلی تو کفارہ کا حکم

مجیب: مولانا احمد سلیم عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2477

تاریخ اجراء: 11 شعبان المعظم 1445ھ / 22 فروری 2024ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی نے بیوی کے مخصوص ایام میں اس سے صحبت کرلی، بعد میں دونوں میاں بیوی نادم ہیں کہ ہم سے گناہ ہو گیا ہے، اب اس سے توبہ کرنے کے ساتھ ساتھ کوئی کفارہ بھی ان کو ادا کرنا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

حیض کی حالت میں جماع کرنا ناجائز و گناہ ہے، بلکہ حالت حیض میں بیوی کے ناف کے نیچے سے گھٹنے کے نیچے تک کے حصے کو اتنے موٹے کپڑے وغیرہ کو حائل کیے بغیر کہ جس سے بدن کی گرمی محسوس نہ ہو، مرد کا اپنے کسی عضو کے ساتھ شہوت سے یا بغیر شہوت کے چھونا جائز نہیں اور اتنے حصے کو شہوت کے ساتھ دیکھنا بھی جائز نہیں، جنہوں نے حالتِ حیض میں جماع کیا، وہ توبہ و استغفار کریں، لیکن اس کا کوئی کفارہ لازم نہیں۔

ہاں مرد کے لئے مستحب یہ ہے کہ اگر یہ معاملہ حیض کے ابتدائی دنوں میں کیا ہے، تو توبہ و استغفار کے ساتھ ساتھ ایک دینار (یعنی ساڑھے چار ماشے سونا یا اس کی قیمت) صدقہ کرے، اور اگر حیض کے آخری دنوں میں کیا ہے تو آدھا دینار (سوا دو ماشے سونا یا اس کی قیمت) صدقہ کر دے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے" (الأحكام التي يشترك فيها الحيض والنفاس۔۔۔ (ومنها) حرمة الجماع۔۔۔ فإن جامعها وهو عالم بالتحريم فليس عليه إلا التوبة والاستغفار ويستحب أن يتصدق بدينار أو نصف دينار. كذا في محيط السرخسي "ترجمہ: حیض و نفاس کے مشترکہ احکام میں سے ایک حکم یہ ہے کہ حیض و نفاس والی عورت سے جماع حرام ہے، اگر کوئی شخص حیض و نفاس میں جماع کو حرام جانتے ہوئے جماع کرے تو اس پر توبہ و استغفار لازم ہے اور مستحب ہے کہ ایک دینار یا آدھا دینار صدقہ کرے، یونہی محیط سرخسی میں ہے۔

(فتاوی ہندیہ، کتاب الطهارة، ج 1، ص 39، دار الفکر، بیروت)

امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ سے سوال ہوا کہ کوئی شخص اپنی بی بی سے حیض یا نفاس کی حالت میں صحبت کرے تو اس کا کفارہ کیا ہے؟

تو آپ علیہ الرحمۃ نے جواباً ارشاد فرمایا: اگر ابتدائے حیض میں ہے تو ایک دینار اور ختم پر ہے تو نصف دینار۔ (فتاوی رضویہ، ج4، ص357، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

بہار شریعت میں ہے "ایسی حالت میں جِماع جائز جاننا کفر ہے اور حرام سمجھ کر کر لیا تو سخت گنہگار ہوا اس پر توبہ فرض ہے اور آمد کے زمانہ میں کیا تو ایک دینار اور قریب ختم کے کیا تو نصف دینار خیرات کرنا مُستَحَب۔" (بہار شریعت، ج1، حصہ2، ص382، مکتبۃ المدینہ)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net

 daruliftaahlesunnat

 DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat

 feedback@daruliftaahlesunnat.net

حیض ختم ہونے کے بعد کب تک شوہر ہمبستری کر سکتا ہے؟

مجیب: سید مسعود علی عطاری مدنی زید مجدہ

مصدق: مفتی علی اصغر صاحب مدظلہ العالی

فتوی نمبر: Web:17

تاریخ اجراء: 16 ربیع الثانی 1442ھ/02 دسمبر 2020ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ جب عورت حیض سے فارغ ہو تو کیا خون بند ہوتے ہی ہمبستری کر سکتے ہیں یا غسل کرنا ضروری ہے؟

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اس مسئلے کی مختلف صورتیں ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:

1۔ اگر حیض پورے دس دن مکمل ہونے پر بند ہوا تو پاک ہوتے ہی صحبت کرنا، جائز ہے اگرچہ ابھی غسل نہ کیا ہو۔ البتہ مستحب یہ ہے کہ غسل کے بعد صحبت کی جائے۔

2۔ اگر دس دن سے کم میں پاک ہوئی لیکن عادت کے دن پورے ہو چکے تھے تو صحبت اس وقت جائز ہے جب عورت غسل کرلے اور اگر مرض یا پانی نہ ہونے کی وجہ سے تیمم کرنا ہو تو تیمم کرکے نماز بھی پڑھ لے، یا پھر نماز کا وہ وقت جس میں پاک ہوئی ختم ہو جائے، اگر وہ وقت اتنا کم تھا کہ غسل کرکے کپڑے پہن کر اللہ اکبر نہ کہہ سکے تو پھر اگلی نماز کا وقت بھی گزر جائے، اس صورت میں بغیر طہارت بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔ (واضح رہے کہ غسل میں اتنی تاخیر کرنا کہ نماز قضاء ہو جائے حرام و گناہ ہے)

3۔ اگر عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی حیض ختم ہو گیا تو غسل کرکے نماز شروع کر دے گی لیکن اس سے صحبت کرنا اس وقت تک جائز نہیں جب تک عادت کے دن پورے نہ ہو جائیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن کی بارگاہ میں دس دن سے کم میں حیض بند ہونے والی صورت سے متعلق سوال کیا گیا تو آپ علیہ الرحمہ نے ارشاد فرمایا: ”جو حیض اپنی پوری مدت یعنی دس دن کامل سے کم میں ختم ہو جائے اس میں دو صورتیں ہیں یا تو عورت کی عادت سے بھی کم میں ختم ہوا یعنی اس سے پہلے مہینے میں جتنے دنوں آیا تھا اتنے دن بھی ابھی نہ گزرے اور خون بند ہو گیا جب تو اس سے صحبت ابھی جائز نہیں اگرچہ نہالے اور اگر عادت سے کم نہیں مثلاً پہلے مہینے سات دن آیا تھا اب بھی سات یا آٹھ روز آکر ختم ہوا یا یہ پہلا ہی حیض ہے جو اس عورت کو آیا اور دس دن سے کم میں ختم ہوا تو اس سے صحبت جائز ہونے کے لئے دو باتوں سے ایک بات ضرور ہے یا تو عورت نہالے اور اگر بوجہ مرض یا پانی نہ ہونے کے تیمم کرنا ہو تو تیمم کر کے نماز بھی پڑھ لے، خالی تیمم کافی نہیں یا طہارت نہ کرے تو اتنا ہو کہ اس پر کوئی نمازِ فرض، فرض ہو جائے یعنی نمازِ پنجگانہ سے کسی نماز کا وقت گزر جائے جس میں کم سے کم اس نے اتنا وقت پایا ہو جس میں نہا کر سر سے پاؤں تک ایک چادر اوڑھ کر تکبیر تحریمہ کہہ سکتی تھی، اس صورت میں بے طہارت بھی اس سے صحبت جائز ہو جائے گی، ورنہ نہیں۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد4، صفحہ352، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ اس مسئلے کی صورتیں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ”پورے دس دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جماع کرے۔ دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غسل نہ کرلے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غسل کرلے تو جائز ہے، ورنہ نہیں۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غسل کرلے جماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں، جیسے کسی کی عادت چھ دن کی تھی اور اس مرتبہ پانچ ہی روز آیا تو اسے حکم ہے کہ نہا کر نماز شروع کر دے مگر جماع کے لیے ایک دن اور انتظار کرنا واجب ہے۔“

(بہارِ شریعت، جلد1، صفحہ383، مکتبۃ المدینہ)

حیض سے پاک ہونے پر غسل کرنے سے پہلے ہی ہم بستری کرنا کیسا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12240

تاریخ اجراء: 17 ذوالقعدۃ الحرام 1443ھ / 17 جون 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ ہندہ حیض سے پورے دس دن پر پاک ہوئی لیکن غسل کرنے سے پہلے ہی شوہر نے اس کے ساتھ ہم بستری کر لی، تو کیا ایسا کرنا شرعاً جائز تھا؟ نیز کیا اس صورت میں حیض اور ہم بستری دونوں کی نیت سے فقط ایک غسل کر لینا بھی کافی ہو گا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِکِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں شوہر کا غسل سے پہلے ہی اپنی بیوی ہندہ کے ساتھ ہم بستری کرنا شرعاً جائز تو تھا لیکن خلافِ مستحب تھا، کیونکہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق عورت اگر حیض سے پورے دس دن پر پاک ہوئی ہو تو مستحب یہ ہے کہ شوہر غسل کے بعد اس سے جماع کرے۔ نیز **صورتِ مسئولہ میں حیض اور ہم بستری دونوں کی نیت سے فقط ایک غسل کر لینے سے بھی ہندہ کو پاکی حاصل ہو جائے گی۔**

یہاں یہ بات واضح رہے کہ عورت جب دس دن سے کم میں عادت کے دن پر پاک ہوئی ہو تو شوہر کا فوراً اس سے قربت کرنا جائز نہیں ہوتا، جب تک کہ وہ عورت غسل نہ کر لے یا وہ وقتِ نماز نہ گزر جائے کہ جس میں وہ عورت پاک ہوئی ہے۔

عورت حیض سے پورے دس دن پر پاک ہوئی ہو تو غسل کے بعد اس سے جماع کرنا مستحب ہے۔ جیسا کہ فتاوٰی عالمگیری میں ہے: "إذا مضى أكثر مدة الحيض وهو العشرة يحل وطؤها قبل الغسل مبتدأة كانت أو معتادة **ويستحب له أن لا يطأها حتى تغتسل۔** هكذا في المحيط" یعنی جب حیض کی اکثر مدت گزر جائے جو کہ دس دن ہیں تو غسل کرنے سے پہلے اس عورت سے جماع کرنا حلال ہے، خواہ اس عورت کو پہلی بار حیض آیا ہو یا

وہ عادت والی ہو۔ البتہ مستحب یہ ہے کہ عورت کے غسل کر لینے سے پہلے اس سے جماع نہ کرے، جیسا کہ محیط میں مذکور ہے۔(فتاوٰی عالمگیری، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 39، مطبوعہ پشاور)

بہارِ شریعت میں ہے:"(حیض) پورے دس 10 دن پر ختم ہوا تو پاک ہوتے ہی اس سے جِماع جائز ہے، اگرچہ اب تک غُسل نہ کیا ہو مگر مستحب یہ ہے کہ نہانے کے بعد جِماع کرے۔"(بہارشریعت، ج 01، ص 383، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملخصاً)

عورت عادت کے مطابق دس دن سے کم میں پاک ہوئی ہو تو اس سے جماع کرنے کے حوالے سے بہارِ شریعت میں مذکور ہے:"دس دن سے کم میں پاک ہوئی تو تاوقتیکہ غُسل نہ کرلے یا وہ وقتِ نماز جس میں پاک ہوئی گزر نہ جائے جِماع جائز نہیں اور اگر وقت اتنا نہیں تھا کہ اس میں نہا کر کپڑے پہن کر اللہ اکبر کہہ سکے تو اس کے بعد کا وقت گزر جائے یا غُسل کرلے تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ عادت کے دن پورے ہونے سے پہلے ہی ختم ہو گیا تو اگرچہ غُسل کرلے جِماع ناجائز ہے تاوقتیکہ عادت کے دن پورے نہ ہولیں۔"(بہارِشریعت، ج 01، ص 383، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

چند غسل ہوں تو سب کی نیت سے ایک غسل کر لینے کے حوالے سے صدرالشریعہ بدرالطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ بہارِ شریعت میں تحریر فرماتے ہیں:"جس پر چند غُسل ہوں سب کی نیت سے ایک غُسل کرلیا سب ادا ہو گئے سب کا ثواب ملے گا۔ عورت جنب ہوئی اور ابھی غُسل نہیں کیا تھا کہ حَیض شروع ہو گیا تو چاہے اب نہالے یا بعد حَیض ختم ہونے کے۔"(بہارشریعت، ج 01، ص 325، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "کئی بار ہم بستری کی ہو تو غسل کرتے وقت چند غسل کرے یا ایک ہی غسل کافی ہے ایک ہی نیت سے؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں:"چند بار ہم بستری کی ہو جب بھی ایک ہی غسل واجب ہے ایک ہی غسل کریں۔"(فتاویٰ امجدیہ، ج 01، ص 12، مکتبہ رضویہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
 www.daruliftaahlesunnat.net
 daruliftaahlesunnat
 DaruliftaAhlesunnat
 Dar-ul-ifta AhleSunnat
 feedback@daruliftaahlesunnat.net

حاملہ بیوی سے ہم بستری کرنا کیسا؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12176

تاریخ اجراء: 17 شوال المکرم 1443ھ/19 مئی 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ حمل کی حالت میں عورت سے ہمبستری کرنا کیسا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

حاملہ بیوی سے بچے کی ولادت سے پہلے تک، شوہر کا ہمبستری کرنا شرعاً جائز ہے۔ البتہ طبی اعتبار سے عورت کو اگر کسی نقصان کا اندیشہ ہو، تو بہتر یہ ہے کہ کسی مستند ڈاکٹر سے مشورہ کر لیا جائے تاکہ بعد میں کسی پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

چنانچہ مفتی خلیل خان برکاتی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "دورانِ حمل مرد بیوی سے کب تک مباشرت کر سکتا ہے؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "**دورانِ حمل وضع حمل تک، مباشرت شرعاً جائز ہے** لیکن اگر ڈاکٹرز منع کر دیں یا تکلیف کا خطرہ ہو تو پرہیز کرنا چاہیے۔" (فتاوی خلیلیہ، ج01، ص564، ضیاء القرآن)

مفتی عبد المنان اعظمی علیہ الرحمہ سے سوال ہوا کہ "عورت حمل سے ہے تو کیا شوہر اس سے صحبت نہ کرے اگر منع ہے تو کتنی مدت سے کتنی مدت تک؟" آپ علیہ الرحمہ اس کے جواب میں فرماتے ہیں: "**حمل کی حالت میں عورت کے ساتھ صحبت کرنے کی شرعاً کوئی ممانعت نہیں۔** طبی نقطہ نظر سے کوئی بات ہو تو ہم کہہ نہیں سکتے۔" (فتاویٰ بحر العلوم، ج01، ص80-79، شبیر برادرز، لاہور، ملخصاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میاں بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ دیکھنا، چھونا اور چومنا

مجیب: مولانا محمد شفیق عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-2103

تاریخ اجراء: 19 ربیع الاول 1445ھ / 06 اکتوبر 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ عام حالت اور بستر میں دیکھ اور چھو سکتے ہیں؟ چوم سکتے ہیں؟

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں میاں بیوی ایک دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھ اور چھو تو سکتے ہیں، لیکن چوم نہیں سکتے۔

یاد رہے کہ دینِ اسلام نے مسلمانوں کے لیے جس طرح شعبہ ہائے زندگی کے دیگر کاموں میں شرم وحیاء کے عنصر کو لازم رکھا اور فرمایا: "الحیاء شعبۃ من الایمان" (یعنی شرم وحیا ایمان کا ایک شعبہ ہے۔) اسی طرح مباشرت کے معاملہ میں بھی مکمل آزادی نہیں دی کہ انسان ایسے افعال کا ارتکاب کر بیٹھے، جو انسانیت کے دائرہ کار سے نکل کر حیوانیت میں داخل ہو جائے بلکہ اس میں بھی شرم وحیاء کے پہلو کو برقرار رکھا ہے، نہ صرف شرم وحیاء بلکہ اعلیٰ قسم کی شرم وحیاء کی تعلیم ارشاد فرمائی۔ اس میں سے یہ بھی ہے کہ میاں بیوی بوقتِ مباشرت ایک دوسرے کی شرمگاہ کی طرف نظر بھی نہ کریں کہ کمالِ حیا کے خلاف ہے، اگرچہ دیکھنا، جائز ہے۔ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نہ میں نے حُضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کبھی شرمگاہ دیکھی، نہ حُضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی میرا ستر دیکھا۔ (مراۃ المناجیح، ج 05، ص 38، قادری پبلشرز، لاھور)

اسی طرح دینِ اسلام نے قضائے حاجت کے وقت بلاضرورت سیدھا ہاتھ شرمگاہ کو لگانے سے منع کیا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں ہے: رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا یمسکن أحدکم ذکرہ بیمینہ وھو یبول" یعنی تم میں سے کوئی پیشاب کرتے ہوئے اپنی شرمگاہ سیدھے ہاتھ سے نہ پکڑے۔ (صحیح مسلم، حدیث 63، ج 1، ص 225، دار إحیاء التراث العربي، بیروت)

چونکہ سیدھا ہاتھ کھانے پینے اور تعظیم والے کاموں کے لئے استعمال ہوتا ہے، اس لئے سیدھے ہاتھ کو ایسے گھٹیا کاموں میں استعمال کرنے سے شریعت نے منع فرمادیا، تو جس شریعت نے سیدھے ہاتھ کے معزز اور مکرم ہونے کی وجہ سے اس کو قبیح کاموں میں استعمال کرنے سے منع کر دیا، تو اس سے آگے بڑھتے ہوئے چہرہ جو اعضائے انسانی میں سب سے زیادہ معظم ہے اور اس چہرے میں منہ اور زبان بھی ہے، جس سے قرآن پاک کی تلاوت کی جاتی ہے، اللہ پاک کا ذکر کیا جاتا ہے، درود شریف پڑھا جاتا ہے، اس منہ اور زبان کا یوں دوسرے کی شرمگاہ پر لگنا شریعت کے نزدیک کتنا قبیح ہوگا؟ لہٰذا ایسے کام سے اجتناب کیا جائے۔

نیز انسان اشرف المخلوقات ہے، اس کے اور حیوانات کے درمیان ایک امتیازی فرق و شان رکھی گئی ہے۔ احادیثِ کریمہ میں مسلمانوں کو جانوروں کے بہت سارے افعال میں مشابہت اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے، مثلاً مردوں کو سجدہ کی حالت میں کتے کی طرح اپنی کہنیاں زمین پر بچھانے سے منع کیا گیا، یوں ہی اونٹ کی طرح ایک سانس میں پانی پینے سے منع کیا گیا، جانوروں کی طرح کھڑے کھڑے کھانے پینے سے منع کیا گیا، اسی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا۔ ذرا غور کیا جائے کہ جب شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے مسلمانوں کو عام افعال میں جانوروں کی مشابہت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے، تو پھر جو قبیح اور گھٹیا افعال ہیں، مثلاً شوہر و بیوی کا ایک دوسرے کی شرمگاہ کو منہ لگانا، ان میں جانوروں کی مشابہت شریعتِ مطہرہ کیسے گوارا کر سکتی ہے؟

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net

بیوی کی چھاتی منہ میں لینا

مجیب: مولانا سید مسعود علی عطاری مدنی زید مجدہ

فتوی نمبر: Web:52

تاریخ اجراء: 29 جمادی الاولی 1442ھ / 14 جنوری 2021ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلے کے بارے میں کہ مرد اپنی بیوی کی چھاتی کو منہ میں لے کر چوسے تو اس کا ایسا کرنا کیسا ہے؟ کیا ایسا کرنے سے مرد گناہ گار ہو گا؟ کیا اس سے نکاح ٹوٹ جائے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

اگر عورت زیادہ دودھ والی ہو اور خوف ہو کہ پستان چوسنے سے دودھ اس کے حلق میں چلا جائے گا تو ایسا کرنا، مکروہ ہے اور اگر اس نے ایسا کیا اور دودھ منہ میں چلا گیا تو اس پر لازم ہے کہ اس کو نہ پیئے، اگر پی لیا تو گناہگار ہو گا کیونکہ اس کا پینا حرام ہے البتہ اس سے نکاح پر اثر نہیں پڑے گا۔ ہاں اگر ایسا نہیں ہے یعنی یا تو دودھ کم ہے جس کا حلق میں جانے کا خوف نہیں یا دودھ ہے ہی نہیں تو پھر حرج نہیں۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے بوقتِ صحبت بیوی کے رخسار اور پستان کا بوسہ لینے، پستان کو منہ میں لینے، دبانے کے بارے میں سوال کیا گیا تو جواباً آپ علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: "یجوز للرجل التمتع بعرسه کیف ماشاء من رأسها الی قدمها الامانهی اللہ تعالٰی عنه، و کل ما ذکر فی السؤال لا نهی عنه، اما التقبیل فمسنون مستحب یؤجر علیه ان کان بنیة صالحة واما مص ثدیها فکذٰلک ان لم تکن ذات لبن، وان کانت واحترس من دخول اللبن حلقه فلا باس به، وان شرب شیئا منه قصداً فهو حرام وان کانت غزیرة اللبن وخشی ان لومص ثدیها یدخل اللبن فی حلقه فالمص مکروہ قال صلی اللہ تعالٰی علیه وسلم ومن رتع حول الحمٰی اوشک ان یقع فیه" ترجمہ: مرد کے لئے جائز ہے کہ اپنی بیوی کے سر سے لے کر پاؤں تک جیسے چاہے لطف اندوز ہو سوائے اس کے جس سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اور سوال میں مذکور امور میں سے کسی سے منع نہیں کیا گیا۔ بوسہ تو مسنون و مستحب ہے اور اگر بنیتِ صالحہ ہو تو باعثِ اجر و ثواب ہے۔ رہا پستان کو منہ میں دبانا، تو

اس کا حکم بھی ایسا ہی ہے جبکہ بیوی دودھ والی نہ ہو اور اگر وہ دودھ والی ہے اور مرد اس بات کا لحاظ رکھے کہ دودھ کا کوئی قطرہ اس کے حلق میں داخل نہ ہونے پائے تو بھی حرج نہیں، اور اگر اس دودھ میں سے جان بوجھ کر کچھ پیا تو یہ پینا حرام ہے۔ اور اگر وہ زیادہ دودھ والی ہے اور اسے ڈر ہے کہ پستان منہ میں لے گا تو دودھ حلق میں داخل ہو گا تو اس صورت میں پستان کو منہ میں لینا مکروہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو (ممنوعہ) چراگاہ کے ارد گرد (جانور) چرائے تو قریب ہے کہ وہ (جانور) چراگاہ میں جا پڑے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 12، صفحہ 267، رضا فاؤنڈیشن لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عورت کا انگلی سے شہوت کی تسکین کرنا

مجیب: مولانا محمد ابو بکر عطاری مدنی

فتوی نمبر:WAT-2240

تاریخ اجراء: 21 جمادی الاول 1445ھ /06 دسمبر 2023ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

عورت اگر اپنی پچھلی شرمگاہ میں انگلی داخل کرکے اپنی شہوت کو تسکین دے تو کیا یہ گناہ ہوگا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں ایسا کرنا، ناجائز و گناہ ہے اور اگر کسی نے ایسا کر لیا تو اس پر اس گناہ سے صدق دل سے توبہ کرنا لازم ہے کہ یہ اپنے ہاتھ سے شہوت کی تسکین کرنا ہے اور حدیث پاک میں اس پر وعید آئی ہے۔

حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح میں ہے "قالوا: ولا يدخل إصبعه في دبره تحرزا عن نكاح اليد ولأنه يورث الباسور "ترجمہ: فقہاء نے فرمایا: استنجاء کرتے وقت، ہاتھ سے نکاح والی صورت سے اپنے آپ کو بچانے لئے اپنی انگلی دبر میں داخل نہ کرے، اور اس لئے بھی کہ ایسا کرنے سے بواسیر کا مرض لگتا ہے۔ (حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص47، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

شعب الایمان میں ہے "عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "سبعة لا ينظر الله عز وجل إليهم يوم القيامة، ولا يزكيهم، ولا يجمعهم مع العالمين، يدخلهم النار أول الداخلين إلا أن يتوبوا، إلا أن يتوبوا، إلا أن يتوبوا، فمن تاب تاب الله عليه الناكح يده "ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سات بندے ایسے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ عزوجل ان کی طرف نظر فرمائے گا، نہ انہیں پاک کرے گا، نہ عالمین کے ساتھ جمع کرے گا، انہیں دوزخ میں سب سے پہلے داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل کرے گا، مگر وہ توبہ کریں، مگر وہ توبہ کریں مگر وہ توبہ کریں تو جو توبہ کرے اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا، (ان سات بندوں میں سے پہلا) اپنے ہاتھ سے نکاح کرنے والا ہے۔ (شعب الایمان، حدیث 5087، ج7، ص329، مکتبۃ الرشد)

فتح القدیر میں ہے"أنه - علیه الصلاۃ والسلام - قال: ناکح الید ملعون"ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:"ہاتھ سے نکاح کرنے والا ملعون ہے۔(فتح القدیر، ج2، ص330، دار الفکر، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہمبستری کیے بغیر ہی بیوی کی منی خارج ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

مجیب: مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری

فتوی نمبر: Nor-12123

تاریخ اجراء: 17 رمضان المبارک 1443ھ/19 اپریل 2022ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ میاں بیوی نے ابھی فقط ایک دوسرے کو شہوت سے چھوا ہی تھا کہ عورت کی منی خارج ہو گئی، تو کیا اس صورت میں ہمبستری کیے بغیر ہی اس عورت پر غسل فرض ہو گا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

جی ہاں! پوچھی گئی صورت میں اس عورت پر غسل فرض ہو گا، کیونکہ منی اگر اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر نکلے (خواہ سوتے میں یا جاگتے میں بہر صورت) اس سے غسل فرض ہو جاتا ہے۔

چنانچہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: "(وفرض) الغسل (عند) خروج (مني) من العضو۔۔ (منفصل عن مقره) هو صلب الرجل وترائب المرأة۔۔۔ (بشهوة) أي لذة ولو حكما كمحتلم، ولم يذكر الدفق ليشمل مني المرأة، لان الدفق فيه غير ظاهر" یعنی غسل کو فرض کیا گیا ہے منی کے عضو سے خارج ہونے کی صورت میں جبکہ وہ منی اپنے محل سے شہوت کے ساتھ جدا ہوئی ہو، اگرچہ یہ لذت حکماً ہو جیسا کہ محتلم، اور منی کا محل مرد کی پشت اور عورت کا سینہ ہے۔ ماتن نے دفق (اچھلنے) کی قید کو ذکر نہیں کیا تاکہ عورت کی منی کو بھی شامل ہو جائے، کیونکہ عورت کے منی خارج ہونے میں دفق غیر ظاہر ہے۔ (تنویر الابصار مع الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج 01، ص 325-326، مطبوعہ کوئٹہ، ملتقطاً و ملخصاً)

فتاوی رضویہ میں ہے: "منی کو اپنے محل یعنی مرد کی پشت، عورت کے سینہ سے جدا ہوتے وقت شہوت چاہیے۔ پھر اگرچہ بلا شہوت نکلے غسل واجب ہو جائے گا۔" (فتاوی رضویہ، ج 01، ص 689، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

بہارِ شریعت میں ہے: ''منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو سے نکلنا سببِ فرضیتِ غسل ہے۔''
(بہارِ شریعت، ج01، ص321، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net

 daruliftaahlesunnat

 DaruliftaAhlesunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net

بیوی سے ہمبستری نہ کرنے کی قسم کھانا

مجیب: ابوصدیق محمدابوبکر عطاری

فتوی نمبر: WAT-1701

تاریخ اجراء: 12ذوالقعدۃالحرام1444ھ/01جون2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کوئی شوہر اپنی بیوی کو کہے کہ ”میں قسم اٹھا کے کہتا ہوں کہ میں تمھارے پاس ہمبستری کے لیے کبھی نہیں آؤں گا“ اس صورت میں کفارہ ادا کرنا ہو گا یا کیا کرنا ہو گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں ایلا ہو گیا(ایلا کا معنی ہے کہ شوہر نے چار ماہ تک یا ہمیشہ یا مطلق طور پر عورت سے قربت نہ کرنے کی قسم کھائی)اور جو الفاظ شوہر نے بولے اس میں ”کبھی نہیں آؤں گا“ ہمیشگی کے الفاظ ہیں۔اب شرعی حکم یہ ہے کہ اگر چار ماہ کے اندر شوہر نے قسم توڑ دی اور صحبت کر لی تو قسم کا کفارہ ادا کرنا ہو گا اور نکاح باقی رہے گا،اور اگر چار ماہ تک صحبت نہ کی تو چار ماہ گزرنے پر بیوی کو ایک طلاقِ بائن ہو جائے گی،اس کے بعد رجوع کے لیے دوبارہ نکاح کرنا ہو گا،پھر اگر دوبارہ نکاح کر لیا اور چار ماہ تک صحبت نہ کی تو چار ماہ گزرنے پر دوسری طلاق ہو جائے گی،پھر اگر تیسری بار نکاح کر لیا اور اب بھی چار ماہ تک صحبت نہ کی تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق بھی ہو جائے گی اور تیسری طلاق کے بعد بے حلالہ شرعیہ نکاح جائز نہیں ہو گا۔

اور حلالہ کے بعد نکاح کیا تو اب چار ماہ تک صحبت نہ کی تو طلاق واقع نہیں ہو گی لیکن قسم ابھی بھی باقی ہے یعنی چار ماہ کے بعد صحبت کرے یا اس سے پہلے،بہر صورت قسم کا کفارہ لازم ہو گا۔

بہار شریعت میں ہے:”ایلا دو قسم ہے،ایک موقت یعنی چار مہینے کا،دوسرا مؤبد یعنی چار مہینے کی قید اُس میں نہ ہو،بہر حال اگر عورت سے چار ماہ کے اندر جماع کیا تو قسم ٹوٹ گئی اگرچہ مجنون ہو اور کفارہ لازم جبکہ اللہ تعالیٰ یا اُس کے اُن صفات کی قسم کھائی ہو۔اور جماع سے پہلے کفارہ دے چکا ہے تو اُس کا اعتبار نہیں بلکہ پھر کفارہ دے۔اور اگر تعلیق تھی تو جس بات پر تھی وہ ہو جائے گی مثلاً یہ کہا کہ اگر اس سے صحبت کروں تو غلام آزاد ہے اور چار مہینے کے اندر جماع کیا تو

غلام آزاد ہوگیااور قربت نہ کی یہاں تک کہ چار مہینے گزر گئے تو طلاق بائن ہوگئی۔ پھر اگر ایلائے موقت تھا یعنی چار ماہ کا تو یمین ساقط ہوگئی یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو اُسکا کچھ اثر نہیں۔ اور اگر مؤبد تھا یعنی ہمیشہ کی اُس میں قید تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے کبھی قربت نہ کرونگا یا اس میں کچھ قید نہ تھی مثلاً خدا کی قسم تجھ سے قربت نہ کرونگا تو اِن صورتوں میں ایک بائن طلاق پڑگئی پھر بھی قسم بدستور باقی ہے یعنی اگر اُس عورت سے پھر نکاح کیا تو پھر ایلا بدستور آگیا اگر وقت نکاح سے چار ماہ کے اندر جماع کرلیا تو قسم کا کفارہ دے اور تعلیق تھی تو جزا واقع ہو جائیگی۔ اور اگر چار مہینے گزر لیے اور قربت نہ کی تو ایک طلاق بائن واقع ہوگئی مگر یمین بدستور باقی ہے سہ بارہ نکاح کیا تو پھر ایلا آگیا اب بھی جماع نہ کرے تو چار ماہ گزرنے پر تیسری طلاق پڑ جائیگی اور اب بے حلالہ نکاح نہیں کر سکتا اگر حلالہ کے بعد پھر نکاح کیا تو اب ایلا نہیں یعنی چار مہینے بغیر قربت گزرنے پر طلاق نہ ہوگی مگر قسم باقی ہے اگر جماع کریگا کفارہ واجب ہوگا۔" (بہار شریعت، ج2، ح8، ص183، مکتبۃ المدینہ کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net
 daruliftaahlesunnat
 DaruliftaAhlesunnat
 feedback@daruliftaahlesunnat.net

ٹانگ ہلا کر اپنی منی خارج کرنا بھی کیا مشت زنی میں داخل ہوگا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12619

تاریخ اجراء: 28 جمادی الاولی 1444ھ/23 دسمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی شخص اپنے عضو تناسل کو ہاتھ لگائے بغیر صرف ٹانگ ہلا کر اپنی منی خارج کرے اور شہوت کو پورا کرے تو کیا یہ بھی گناہ کے زمرے میں آئے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

شریعت میں بیان کردہ جائز طریقے کے علاوہ کسی بھی طریقے مثلاً مشت زنی، لواطت، زنا وغیرہ کے ذریعے اپنی شہوت پوری کرنا، ناجائز و گناہ ہے جس کی شدید مذمت قرآن و حدیث میں بیان ہوئی ہے، **لہذا بیان کردہ طریقے سے بھی اپنی شہوت پورا کرنا گناہ ہے جس سے بچنا شرعاً لازم و ضروری ہے۔**

ناجائز طریقے سے شہوت پوری کرنا حد سے تجاوز کرنا ہے۔ چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''﴿وَ الَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۷﴾﴾'' ترجمہ کنزالایمان: ''اور وہ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ اُن پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔'' (القرآن الکریم، پارہ 18، سورۃ المؤمنون، آیت: 07-05)

مذکورہ بالا آیتِ مبارکہ کے تحت تفسیرِ نسفی میں ہے: ''﴿فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ﴾ طلب قضاء شهوة من غير هذين ﴿فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ﴾ الكاملون في العدوان **وفيه دليل تحريم المتعة والاستمتاع بالكف لإرادة الشهوة۔**'' ترجمہ: ''تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے یعنی ان دونوں کے علاوہ اپنی شہوت کو پورا کرنا چاہیں تو یہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں یعنی سرکشی میں حد سے بڑھنے والے ہیں اور اس آیتِ مبارکہ میں شہوت پوری کرنے کے لیے متعہ کرنے، اور ہتھیلیوں کے استعمال کی حرمت پر دلیل ہے۔'' (تفسیر نسفی، ج 02، ص 460، دار الکلم الطیب، بیروت)

تفسیرِ خازن میں ہے: "﴿فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ﴾ أي التمس وطلب سوى الأزواج والولائد وهن الجواري المملوكة ﴿فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ﴾ أي الظالمون المجاوزون الحد من الحلال إلى الحرام۔ **وفيه دليل على أن الاستمناء باليد حرام** وهو قول أكثر العلماء۔۔۔۔۔قال سعيد بن جبير عذب الله أمة كانوا يعبثون بمذاكيرهم۔" ترجمہ: "توجوان دو کے سوا کچھ اور چاہے یعنی بیوی اور لونڈی کے علاوہ شہوت پوری کرنے کے لیے کوئی اور جگہ طلب کرے تو یہی لوگ حد سے بڑھنے والے ہیں یعنی ظالم ہیں، حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرنے والے ہیں۔ اس آیتِ مبارکہ میں دلیل ہے کہ مشت زنی حرام ہے اور یہی اکثر علماء کا قول ہے۔۔۔ ۔۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل نے ایک امت کو اس لیے عذاب میں مبتلا کیا کہ وہ اپنی شرمگاہوں سے کھیلا کرتے تھے۔" (تفسیر خازن، ج 3، ص 268، دار الکتب العلمیة، بیروت، ملتقطاً)

تفسیرِ خزائن العرفان میں ہے: "(توجوان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں) کہ حلال سے حرام کی طرف تجاوز کرتے ہیں۔ مسئلہ: اس سے معلوم ہوا کہ ہاتھ سے قضائے شہوت کرنا حرام ہے۔" (تفسیرِ خزائن العرفان، ص 634، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

ناجائز طریقے سے شہوت پوری کرنے میں لواطت بھی داخل ہے۔ اس کی مذمت بیان کرتے ہوئے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: "لعن اللہ من عمل عمل قوم لوط" یعنی اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قومِ لوط والا عمل کرے۔ (سنن الکبری للنسائی، ابواب التعزیرات والشهود، ج 6، ص 485، مؤسسة الرسالة)

جائز طریقے کے علاوہ کسی بھی طریقے سے شہوت پوری کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ جیسا کہ فتاوی شامی میں ہے: "**لو أدخل ذكره في حائط أو نحوه حتى أمنى أو استمنى بكفه بحائل يمنع الحرارة يأثم أيضا** ويدل أيضا على ما قلنا ما في الزيلعي حيث استدل على عدم حله بالكف بقوله تعالى {وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ} الآية وقال فلم يبح الاستمتاع إلا بهما أي بالزوجة والأمة اهـ فأفاد عدم حل الاستمتاع أي قضاء الشهوة بغيرهما هذا ما ظهر لي والله سبحانه أعلم۔" یعنی اگر کسی شخص نے اپنے عضوِ تناسل کو دیوار وغیرہ میں داخل کیا یہاں تک کہ اس کی منی خارج ہوئی یا پھر اس شخص نے اپنی ہتھیلی سے منی نکالی جبکہ ایسا حائل موجود ہو جو حرارت پہنچنے سے مانع ہو جب بھی وہ گنہگار ہوگا۔ ہم نے جو بات بیان کی ہے اس پر دلیل وہ بات ہے جو زیلعی میں مذکور ہے کہ امام زیلعی علیہ الرحمہ نے ہتھیلی کے ذریعے منی خارج کرنے کی حرمت پر اس ارشادِ باری تعالیٰ ﴿وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝۵﴾

﴾ سے استدلال کیا اور فرمایا کہ زوجہ اور لونڈی کے سوا کسی دوسرے طریقے سے شہوت پوری کرنا، جائز نہیں۔ معلوم ہوا کہ ان دونوں کے علاوہ کسی بھی طریقے سے اپنی شہوت پوری کرنا حلال نہیں یہ بات میرے لیے ظاہر ہوئی اور اللہ بہتر جانتا ہے۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، کتاب الصوم، ج2، ص399، مطبوعہ بیروت)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک سوال کے جواب میں ارشاد فرماتے ہیں: ''**اللہ جل وعلا نے اس حاجت کے پورا کرنے کو صرف زوجہ وکنیز شرعی بتائی ہیں** اور صاف ارشاد فرمادیا ہے کہ "فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ﴿۷﴾ " جو اس کے سوا اور کوئی طریقہ ڈھونڈھے تو وہی لوگ ہیں حد سے بڑھنے والے۔ **حدیث میں ہے:** " ناکح الید ملعون " **جلق لگانے والے پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔**'' (فتاوی رضویہ، ج22، ص202، رضافاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net daruliftaahlesunnat DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat feedback@daruliftaahlesunnat.net

مشت زنی کا حکم اور اس سے بچنے کا طریقہ

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-532

تاریخ اجراء: 07 ربیع الاول 1444 ھ/04 اکتوبر 2022 ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

مشت زنی سے بچنے کے لیے کوئی وظیفہ بتادیں۔

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَ الصَّوَابِ

مشت زنی کرنا، سخت ناجائز و حرام و گناہ ہے اور اس عمل کا مرتکب گنہگار و عاصی ہے۔ اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ اور فاسق ہے۔ ایسے شخص پر لازم ہے کہ وہ اپنے اس قبیح فعل سے توبہ کرے اللہ عزوجل سے سچے دل سے معافی طلب کرے اور آئندہ اس فعل سے بچنے کا پختہ ارادہ کرے اگر توبہ نہیں کرے گا تو حشر میں ایسے کی ہتھیلیاں گابھن اٹھیں گی ، جس سے اتنی مخلوق کے سامنے اس کی رسوائی ہوگی۔

اس برے فعل سے بچنے کے لیے ایک تو اپنی صحبت اچھی کرے کہ گناہوں بھرے ماحول اور گناہوں کی طرف لے جانے والے دوستوں سے بچے۔ اسی طرح گندے خیالات سے اپنے آپ کو بچائے۔ ایسی غذا جس سے شہوت ابھرتی ہو، اس سے اپنے آپ کو بچائے۔ شادی شدہ نہیں تو حتی الامکان جلد از جلد اس کا انتظام کرے۔ اس میں رکاوٹ ہو تو حتی الامکان کھانا کم کھائے، روزوں کی کثرت کرے۔

ایسی تنہائی جو اس برے کام کی طرف لے کر جائے، اس سے اپنے آپ کو بچائے۔ وغیرہ وغیرہ، جن چیزوں کو اس برے فعل کا سبب سمجھتا ہے، ان سے بچے۔

پھر اس فعل کے کرنے پر جو سزا بیان فرمائی گئی اسے ذہن میں دہرائے۔ اللہ تعالی کی ناراضی کا خوف ذہن میں لائے۔

اس کے ساتھ ساتھ لاحول شریف کی کثرت کرے۔ پانچوں نمازوں کی پابندی کرے اور صبح کی نماز کے بعد بلاناغہ گیارہ بار سورہ اخلاص پڑھنے کا ورد جاری رکھے۔

سیدی اعلی حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمہ سے سوال ہے: ایک شخص مخلوق ہے وہ اپنے اس فعل سے نہیں مانتا ہر چند اس کو سمجھایا ہے آپ تحریر فرمائیں کہ اس کا کیا حشر ہو گا؟ اور اس کو کیا دعا پڑھنا چاہئے جس سے اس کی عادت چھوٹے۔

شیخ الاسلام والمسلمین، سیدی امام اہل سنت، امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن فرماتے ہیں: ''وہ گنہگار ہے۔ عاصی ہے۔ اصرار کے سبب مرتکب کبیرہ ہے۔ فاسق ہے۔ حشر میں ایسوں کی ہتھیلیاں گابھن اٹھیں گی، جس سے مجمع اعظم میں ان کی رسوائی ہو گی، اگر توبہ نہ کریں، اور اللہ معاف فرماتا ہے، جسے چاہے اور عذاب فرماتا ہے جسے چاہے۔ اسے چاہئے لاحول شریف کی کثرت کرے اور جب شیطان اس حرکت کی طرف بلائے فورا دل سے متوجہ بخدا ہو کر لاحول پڑھے نماز پنجگانہ کی پابندی کرے نماز صبح کے بعد بلاناغہ سورۃ اخلاص شریف کا ورد رکھے۔ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ244 رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

امام اہلسنت علیہ الرحمۃ "الوظیفۃ الکریمۃ" میں صرف صبح کے وقت پڑھے جانے والے اوراد ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ''سورہ اخلاص گیارہ بار، اگر شیطان مع اپنے لشکر کے کوشش کرے کہ اس سے گناہ کرائے نہ کرا سکے جب تک کہ یہ خود نہ کرے۔" (الوظیفۃ الکریمۃ، ص21، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
 www.daruliftaahlesunnat.net
 daruliftaahlesunnat
 DaruliftaAhlesunnat
 Dar-ul-ifta AhleSunnat
 feedback@daruliftaahlesunnat.net

انٹرنیٹ پر فحش مواد دیکھنے کا حکم اور بچنے کا طریقہ

مجیب: مولانا محمد کفیل رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: Web-977

تاریخ اجراء: 16 ذوالحجۃ الحرام 1444ھ /05 جولائی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

اگر کسی کو انٹرنیٹ پر موجود فحش ویڈیو دیکھنے کی عادت ہو جائے اور وہ ایک دن دیکھ کر پھر اسی وقت توبہ بھی کرلے اور اگلے دن پھر دیکھ لے اور پھر اسی وقت توبہ بھی کرلے، تو اس کا یہ عمل کیسا ہے؟ کیا اس کو اس کا گناہ ملے گا؟ اور اس سے بچنے کا کوئی حل بھی بتائیں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

فحش و عریانی پر مشتمل ویڈیوز یا تصاویر دیکھنا سخت ناجائز و حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے، جس سے فی الفور توبہ کرنا شرعاً واجب ہے۔ اور چونکہ گناہ پر ندامت اختیار کرنا اور آئندہ نہ کرنے کا عہد شرعاً لازم وضروری ہے اس لئے توبہ کے تقاضے پورے کرتے ہوئے توبہ کیجئے خدانخواستہ توبہ کے بعد دوبارہ گناہ ہو جائے، تو بھی توبہ میں کسی قسم کی تاخیر نہ کریں ہاں البتہ ہر بار توبہ بہر حال اپنے تقاضوں کے ساتھ ہی کریں کہ آئندہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو اگر توبہ کرتے وقت نیت یہی ہے کہ یہ گناہ کرنا ہے تو یہ سچی توبہ ہی نہ ہوئی نیز سچی توبہ کے بعد اس گناہ میں پڑنے والے اسباب پر غور کیجئے اور ان اسباب کو اپنے سے دور کیجئے مثلاً اگر تنہائی اس گناہ کی طرف لے جاتی ہے تو تنہائی سے بچئے، اگر کسی کی صحبت اس طرف مائل کرتی ہے، تو اس کی صحبت سے اجتناب کیجئے، انٹرنیٹ کا استعمال اس گناہ کی طرف لے جاتا ہے، تو اپنے آپ کو انٹرنیٹ سے بچائیے، ضروری استعمال کرنا ہو، تو لوگوں کی موجودگی میں استعمال کیجئے تاکہ گناہ کی طرف نہ جا سکیں۔ نیز بے حیائی کے مناظر دیکھنے سے متعلق وعیدیں اور عذابات پڑھیں یا سنیں۔

معجم الکبیر میں حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”لتغضن ابصارکم ولتحفظن فروجکم ولتقیمن وجوھکم اولتکسفن وجوھکم“ یعنی تم یا تو اپنی نگاہیں

نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے اور اپنے چہرے سیدھے رکھو گے یا پھر اللہ عزوجل تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔"(العیاذ باللہ)(معجم الکبیر للطبرانی، جلد8، صفحہ246، الحدیث:7840، مطبوعہ:قاھرہ)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث پاک نقل فرماتے ہیں:"جس نے اپنی آنکھ حرام سے بھری، اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اس کی آنکھ کو آگ سے بھر دے گا۔"(مکاشفۃ القلوب، صفحہ33، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

 www.daruliftaahlesunnat.net

 daruliftaahlesunnat

 DaruliftaAhlesunnat

 Dar-ul-ifta AhleSunnat

 feedback@daruliftaahlesunnat.net

ریفرنس نمبر:sar 7971 تاریخ:16-08-2022

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ Homosexuality (یعنی مرد کا مرد کے ساتھ اور عورت کا عورت کے ساتھ ہم جنس پرستی) کو جائز سمجھنے والے کا کیا حکم ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

اس سوال کے جواب سے متعلق چھ اعتبار سے گفتگو کی جائے گی:

(1) مختصر تمہید۔

(2) Homosexuality , Lesbian & Gay کی وضاحت۔

(3) اس عملِ بد کی ابتداء کب اور کیسے ہوئی؟

(4) اس کی عقلی و طبی خباثتیں۔

(5) اس کا شرعی حکم۔

(6) اسے جائز سمجھنے والے کا حکم۔

(1) اللہ عزوجل نے انسانوں کے لیے "نکاح" کا ایک مقدس نظام دیا ہے، تاکہ انسانوں کو اپنے جذبات کی تکمیل کے لیے جائز اور مناسب راہ مل سکے۔ اخلاقی طور پر بے راہ روی کا شکار نہ ہوں، نسلِ انسانی کی بقا کا سامان مہیا ہو اور لوگ ایک خاندانی نظام کے تحت معاشرے میں امن و سکون کے ساتھ اپنی زندگی گزار سکیں۔ نیز انسان کی فطرتِ سلیمہ بھی بے حیائی کو قبول نہیں کرتی، بلکہ اس سے باز رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ اللہ پاک نے انسان کو عقلِ سلیم عطا فرما کر دیگر

مخلوق پر شرف بخشا۔ اگر انسان اس خاصیت کو بروئے کار لائے، تو دنیا کا کامیاب ترین انسان ہے اور اگر نفس کے ہاتھوں عاجز ہو جائے اور اچھے بُرے کی تمیز بھول جائے، تو جانوروں سے بھی بدتر ہے کہ جانور بھی فطری طور پر نفع و نقصان کی تمیز رکھتے ہیں۔ جانوروں کا مقصد کھا پی کر اپنی شہوت نکال کر آخرت کے خوف سے بے خبر ہو کر زندگی گزارنا ہے، اب اگر انسان بھی ایسا ہو جائے کہ کھانے پینے اور بدفعلی کے ذریعے اپنی شہوانی خواہشات کو پورا کرنا اپنا مقصد بنالے، تو یہ انسانی فطرت سے پھرنا اور جانوروں سے بھی بدتر ہونا ہے۔ دین اسلام نہایت پاکیزہ مذہب ہے، جو مکارمِ اخلاق، اعلیٰ صفات اور عمدہ کردار کی تعلیم دیتا ہے اور جسمانی، باطنی طہارت کے ذریعے ایک باحیاء معاشرہ تشکیل دیتا ہے، عفت و حیاء کو ایمان کا حصہ قرار دیتا ہے، بے راہ روی اور فحش کو برداشت نہیں کرتا، بلکہ اس کے مُرتکبین کی سزا تجویز کرتا ہے، تاکہ یہ نسلِ انسانی پاکیزہ اور بامقصد زندگی بسر کر سکے۔

(2) ہم جنس پرستی (Homosexuality) کی وضاحت:

فی زمانہ عالمی سطح پر تہذیب و تمدن کے دعوے دار کئی غیر مسلم ممالک نے اللہ تعالیٰ کے اس نظام سے بغاوت کرتے ہوئے اپنے معاشروں میں لواطت کو قانوناً، جائز قرار دے رکھا ہے، بلکہ کئی مسلم ممالک میں بھی یہ وَبا پھیلتی چلی جارہی ہے اور جن ملکوں میں اسے قانوناً اگرچہ جائز قرار نہیں دیا گیا، وہاں بھی بہت سے لوگ اس غیر فطری عادت اور حرام کاری میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ اس حرام کاری کو قانوناً، جائز قرار دینے والے ملکوں میں اخلاقی اور خاندانی نظام کی تباہی کا حال کھلی آنکھوں سے دیکھا جاسکتا ہے۔ انگلش میں ہم جنس پرستی کو Homosexuality کہتے ہیں۔

پھر اس کی دو صورتیں یہ ہیں:

(1) Gay: مرد کا مرد سے بدفعلی کرنا، جسے اغلام بازی، لواطت بھی کہا جاتا ہے۔

(2) Lesbian: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنا، اسے عربی میں السحاق کہا جاتا ہے۔

(3) ہم جنس پرستی کی ابتدا:

ہم جنس پرستی کی ابتدا کے متعلق قرآن مجید میں ہے ﴿وَلُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اور (ہم نے) لوط کو بھیجا، جب اس نے اپنی قوم سے کہا: کیا تم وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہاں میں کسی نے نہیں کی؟“ **(پارہ8، سورۃ الاعراف، آیت80)**

مذکورہ بالا آیت کے تحت تفسیر روح البیان میں ہے: ”اخصبت بانواع الثمار والحبوب فتوجه الیھم

الناس من النواحی والاطراف لطلب المعروف فتاذوا من کثرۃ ورود الفقراء فعرض لھم ابلیس فی صورۃ شیخ وقال ان فعلتم بھم کذا و کذا نجوتم منھم فابوا فلما الح الناس علیھم قصدوھم فاصابوا غلمانا صباحا فاخبثوا فاستحکم فیھم ذلک و کانوا لا ینکحون الا الغرباء وقال الکلبی اول من فعل بہ ذلک الفعل ابلیس الخبیث حیث تمثل لھم فی صورۃ شاب جمیل فدعاھم الی نفسہ ثم عملوا ذلک العمل بکل من ورد علیھم من المرد قضاء لشھوتھم ودفعا لھجوم الناس علیھم وعاشوا بذلک العمل زمانا"یعنی:اس قوم کی بستیاں بہت آباد اور نہایت سرسبز وشاداب تھیں اور وہاں طرح طرح کے اَناج اور پھل میوے بکثرت پیدا ہوتے تھے۔ اس خوشحالی کی وجہ سے اکثر دوسرے علاقوں کے لوگ ان آبادیوں میں آنے لگے، تو یہاں کے باشندے ان فقرا کے کثرت سے آنے کی وجہ سے پریشان ہوگئے، لیکن انہیں روکنے اور بھگانے کی کوئی صورت نظر نہیں آرہی تھی، تو اس ماحول میں ابلیس لعین ایک بوڑھے کی صورت میں نمودار ہوا اور ان لوگوں سے کہنے لگا: اگر تم لوگ ان کی آمد سے نجات چاہتے ہو، تو یوں کرو کہ جب بھی ایسا کوئی شخص تمہاری بستی میں آئے، تو اس کے ساتھ ایسا ایسا عمل (بد فعلی) کرو، تو انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کیا، پھر جب باہر سے آنے والے اور زیادہ ہوگئے، تو یہاں کے لوگوں نے وہ برا عمل کرنا شروع کر دیا اور وہ خوبصورت لڑکوں کے ساتھ یہ عمل کرتے، یہاں تک کہ ان کو اس کی عادتِ بد پڑ گئی اور کلبی نے کہا سب سے پہلے ابلیس خبیث نے یہ عمل کیا اس طرح کہ وہ ایک حسین و جمیل لڑکے کی شکل میں اس بستی میں داخل ہوا اور ان لوگوں کو اپنی طرف مائل کر کے برا عمل کروایا، پھر ان لوگوں نے اپنی خواہشات کو پورا کرنے اور آنے والوں کو کم کرنے کے لیے ہر آنے والے خوبصورت مرد کے ساتھ یہ عمل کرنا شروع کر دیا اور ایک زمانہ دراز تک اس میں ملوث رہے۔ **(روح البیان، الاعراف، ج3، ص197، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)**

اسی آیت کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے:"اس آیت سے معلوم ہوا کہ اغلام بازی قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لیے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔" **(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص362، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

Gay(لواطت) کی مذمت:

قرآن و سنت میں لواطت و بد فعلی کی شدید مذمت بیان کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:﴿وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْقَرْیَةِ الَّتِیْ كَانَتْ تَّعْمَلُ الْخَبٰٓىٕثَ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمَ سَوْءٍ فٰسِقِیْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: اور اسے اس بستی سے نجات بخشی جو گندے کام کرتی تھی، بیشک وہ بُرے لوگ نافرمان تھے۔ **(پارہ17، سورۃ الانبیاء، آیت74)**

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: "قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے تم پر قومِ لوط والے عمل کا سب سے زیادہ خوف ہے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الحدود، باب من عمل عمل قوم لوط، ج3، ص230، مطبوعہ دار المعرفۃ، بیروت)

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، تاجدارِ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار ارشاد فرمایا: "لعن اللہ من عمل عمل قوم لوط" ترجمہ: اس شخص پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو قومِ لوط والا عمل کرے۔

(سنن الکبری للنسائی، ابواب التعزیرات والشھود، من عمل عمل قوم لوط، ج4، ص322، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

شعب الایمان میں ہے: "عن ابی سھل قال: سیکون فی ھذہ الامۃ قوم یقال لھم اللوطیون علی ثلاثۃ اصناف: صنف ینظرون وصنف یصافحون وصنف یعملون ذلک العمل" ترجمہ: حضرت ابو سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: عنقریب اس امت میں ایک قوم آئے گی جسے لوطیہ کہا جائے گا، وہ لوگ تین طرح کے ہوں گے: وہ جو (شہوت کے ساتھ) اَمْرَدوں کو دیکھیں گے، ایک وہ ہوں گے جو ان سے ہاتھ ملائیں گے اور ایک وہ ہوں گے جو ان سے لواطت کریں گے۔ (شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ج7، ص287، مطبوعہ مکتبۃ الرشد، ریاض)

کنز العمال میں ہے: "من مات وھو یعمل عمل قوم لوط سار بہ قبرہ حتی یصیر معھم ویحشر یوم القیامۃ معھم" ترجمہ: جو اس حال میں مرا کہ قومِ لوط جیسا عمل کرتا ہو، تو اس کی قبر قومِ لوط کی طرف منتقل ہو جائے گی، یہاں تک کہ قیامت والے دن قومِ لوط کے ساتھ حشر ہو گا۔

(کنز العمال، کتاب الحدود، ج5، ص506، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت)

امام ذہبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "قال ابن عباس رضی اللہ عنھما ان اللوطی اذا مات من غیر توبۃ فانہ یمسخ فی قبرہ خنزیرا" ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: اگر لواطت کرنے والا بغیر توبہ مر جائے، تو اسے قبر میں خنزیر کی شکل میں بدل دیا جاتا ہے۔ (الکبائر، ص57، مطبوعہ دار الندوۃ الجدیدۃ، بیروت)

Lesbian (عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی لذت حاصل کرنے) کی مذمت:

عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کر کے اپنی شہوت کو تسکین دینا بھی انتہائی مذموم اور حرام ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ مِنْ نِّسَآىٕكُمْ فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَیْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ فَاِنْ شَهِدُوْا

فَاَمْسِکُوْهُنَّ فِی الْبُیُوْتِ حَتّٰی یَتَوَفّٰهُنَّ الْمَوْتُ اَوْ یَجْعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا﴾ ترجمہ کنزالایمان: "اور تمہاری عورتوں میں جو بدکاری کریں، ان پر خاص اپنے میں کے چار مَردوں کی گواہی لو، پھر اگر وہ گواہی دے دیں، تو ان عورتوں کو گھر میں بند رکھو، یہاں تک کہ انہیں موت اٹھالے یا اللہ ان کی کچھ راہ نکالے۔" **(پارہ4، سورہ النساء، آیت 15)**

تفسیر کبیر میں امام ابو مسلم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے ہے: "ان المراد بقوله واللاتی یاتین الفاحشة السحاقات "یعنی اللہ پاک کے اس قول ﴿وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ﴾ سے مراد خود عورت کا عورت سے بے حیائی کا کام کرنا ہے۔ **(تفسیر الکبیر، جلد 9، صفحہ 528، مطبوعہ دار احیاء التراث العربی، بیروت)**

علامہ ملّا احمد جیون رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "ان الاولی فی باب السحاقات "یعنی پہلی آیت ﴿وَ الّٰتِیْ یَاْتِیْنَ الْفَاحِشَةَ﴾ ان عورتوں کے بارے میں ہے کہ جو عورت عورت سے بد فعلی کرے۔

(التفسیرات الاحمدیہ، صفحہ 19، مطبوعہ مکتبۃ الشرکۃ)

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "سحاق النساء زنا بینهن "ترجمہ: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کرنا ان کے درمیان زنا ہے۔ یعنی جس طرح زنا حرام ہے اسی طرح عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا حرام ہے۔

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، جلد 4، صفحہ 376، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ، بیروت)

امام احمد بن محمد بن علی بن حجر الہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "(مساحقة النساء وهو ان تفعل المراة بالمراة مثل صورة ما یفعل بها الرجل) کذا ذکره بعضهم واستدل له بقوله: السحاق زنا النساء بینهن وقوله: ثلاثة لا یقبل اللہ منهم شهادة ان لا اله الا اللہ: الراکب والمرکوب، والراکبة والمرکوبة، والامام الجائر "ترجمہ: مُسَاحَقَةُ النِّسَاء یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بد فعلی کرے جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں، جیسا کہ بعضوں نے ذکر کیا ہے، انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان سے استدلال کیا ہے: عورتوں کا آپس میں سحاق زنا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: اللہ پاک تین لوگوں کی شہادت قبول نہیں کرتا، بدکاری کرنے والا اور کروانے والا، بدکاری کرنے والی اور کروانے والی اور ظالم حکمران۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد 2، صفحہ 235، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

اس کی مذمت کے لیے یہی کافی ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتیں اسی عمل کے سبب عذاب کی حقدار ٹھہریں اور مَردوں کے ساتھ یہ بھی مبتلائے عذاب ہوئی تھیں، جیسا کہ حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے

پوچھا گیا:"عذب اللہ نساء قوم لوط بعمل رجالھا ؟قال :اللہ اعدل ---یستغنی الرجال بالرجال والنساء بالنساء "یعنی: کیا اللہ پاک نے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم کی عورتوں کو ان کے مَردوں کے عمل کے سبب عذاب میں مبتلا کیا؟ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: بیشک اللہ پاک سب سے زیادہ انصاف فرمانے والا ہے۔ اس قوم کے مرد مَردوں سے اور عورتیں عورتوں سے شہوت پوری کیا کرتے تھے(اس لیے مردوں کے ساتھ عورتیں بھی مبتلائے عذاب ہوئیں۔) (تاریخ ابن عساکر، جلد50، صفحہ320، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

(4)لواطت کی عقلی اور طبّی خباثتیں:

لواطت کی عقلی و طبی خباثتوں کو بیان کرتے ہوئے شیخ القرآن مفتی محمد قاسم عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی اپنی مشہورِ زمانہ تفسیر بنام "صراط الجنان" میں لکھتے ہیں: "لواطت کا عمل عقلی اور طبی دونوں اعتبار سے بھی انتہائی خبیث ہے۔

عقلی اعتبار سے اس کی ایک خباثت یہ ہے کہ یہ عمل فطرت کے خلاف ہے، کیونکہ اللہ تعالٰی نے فطری اعتبار سے مرد کو عمل کرنے والا اور عورت کو خاص مقام میں عمل قبول کرنے والا بنایا ہے اور لواطت انسان تو انسان جانوروں کی بھی فطرت کے خلاف ہے کہ جانور بھی شہوت پوری کرنے کے لیے نر کی طرف یا مادہ کے خاص مقام کے علاوہ کی طرف نہیں بڑھتا، اس لیے لواطت کرنے والا اپنی فطرت کے خلاف چل رہا ہے اور فطرت کے خلاف چلنا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے۔

دوسری خباثت یہ ہے کہ اس کی وجہ سے نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جاتا ہے، کیونکہ اللہ تعالٰی نے نسلِ انسانی میں اضافے کا یہ طریقہ مقرر فرمایا ہے کہ مرد اور عورت دونوں میں شہوت رکھی اور اس شہوت کی تسکین کے لیے جائز عورت کو ذریعہ بنایا، جب یہ اپنی شہوت پوری کرتے ہیں، تو اس کے نتیجے میں عورت حاملہ ہو جاتی اور کچھ عرصے بعد اس کے ہاں ایک انسان کی پیدائش ہوتی ہے اور اس طرح انسانوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے۔ اب اگر شہوت کو اس کے اصل ذریعے کی بجائے کسی اور ذریعے سے تسکین دی جائے، تو اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نسلِ انسانی میں اضافہ رُک جائے گا اور اس صورت میں انتہائی سنگین مسائل کا سامنا کرنا پڑے گا، جیسے وہ ممالک جن میں لواطت کے عمل کو رواج دیا گیا ہے ، آج ان کا حال یہ ہو چکا ہے کہ وہ دوسرے ممالک کے لوگوں کو اپنے ہاں بلوا کر اور انہیں آسائشیں دے کر اپنے ملک کے لوگوں کی تعداد بڑھانے پر مجبور ہیں۔

تیسری خباثت یہ ہے کہ اس عمل کی وجہ سے انسانیت ختم ہو جاتی ہے، کیونکہ مرد کا عورت سے اپنی شہوت کو پورا کرنا جانوروں کے شہوانی عمل سے مشابہت رکھتا ہے، لیکن مرد و عورت کے اس عمل کو صرف اس لیے اچھا قرار دیا

گیا ہے کہ وہ اولاد کے حصول کا سبب ہے اور جب کسی ایسے طریقے سے شہوت کو پورا کیا جائے جس میں اولاد حاصل ہونا ممکن نہ ہو، تو یہ انسانیت نہ رہی، بلکہ نری حیوانیت بن گئی اور کسی کا مرتبہِ انسانی سے گر کر حیوانوں میں شامل ہونا عقلی اعتبار سے انتہائی قبیح ہے۔

چوتھی خباثت یہ ہے کہ لواطت کا عمل ذلت و رسوائی اور آپس میں عداوت اور نفرت پیدا ہونے کا ایک سبب ہے، جبکہ شوہر کا اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرنا عزت کا ذریعہ اور ان میں الفت و محبت بڑھنے کا سبب ہے، جیسا کہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿وَ مِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَیْهَا وَ جَعَلَ بَیْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّ رَحْمَةً﴾ ترجمہ کنز العرفان: "اور اس کی نشانیوں سے ہے کہ اس نے تمہارے لیے تمہاری ہی جنس سے جوڑے بنائے تا کہ تم ان کی طرف آرام پاؤ اور تمہارے درمیان محبت اور رحمت رکھی۔"

اور عقلِ سلیم رکھنے والے کے نزدیک وہ عمل ضرور خبیث ہے، جو ذلت و رسوائی اور نفرت و عداوت پیدا ہونے کا سبب بنے۔

طبعی طور پر اس کی خباثت کے لیے یہی کافی ہے کہ انسان کی قوتِ مُدافعت ختم کر کے اسے انتہائی کَرب کی زندگی گزارنے پر مجبور کر دینے والا اور ابھی تک لا علاج مرض پھیلنے کا بہت بڑا سبب لواطت ہے اور جن ممالک میں لواطت کو قانونی شکل دے کر عام کرنے کی کوشش کی گئی ہے ان میں دیگر ممالک کے مقابلے میں ایڈز کے مرض میں مبتلا افراد کی تعداد بھی زیادہ ہے۔

اور اس کی دوسری طبعی خباثت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے عورت کے رحم میں منی کو جذب کرنے کی زبردست قوت رکھی ہے اور جب مرد اپنی بیوی کے ساتھ جماع کرتا ہے، تو اس کے جسم کا جو حصہ عورت کے جسم میں جاتا ہے، تو رحم اس سے منی کے تمام قطرات جذب کر لیتا ہے، جبکہ عورت اور مرد کے پچھلے مقام میں منی جذب کرنے کی صلاحیت نہیں رکھی گئی اور جب مرد لواطت کا عمل کرتا ہے، تو اِس کے بعد لواطت کے عمل کے لیے استعمال کیے گئے جسم کے حصے میں منی کے کچھ قطرات رہ جاتے ہیں اور بعض اوقات ان میں تَعَفُّن پیدا ہو جاتا ہے اور جسم کے اس حصے میں سوزاک وغیرہ مہلک قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اور اس شخص کا جینا دشوار ہو جاتا ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، ج03، ص364تا366، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

(5)ہم جنس پرستی کا شرعی حکم:

Homosexuality (ہم جنس پرستی) خبیث ترین، ناجائز، حرام و گناہ کبیرہ ہے، جس کی مذمت بیان کرتے

ہوئے اللہ سبحانہ وتعالی ارشاد فرماتا ہے:﴿وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ﴾
ترجمہ کنزالایمان: ’’اور لوط کو بھیجا جب اس نے اپنی قوم سے کہا کیا وہ بے حیائی کرتے ہو جو تم سے پہلے جہان میں کسی نے نہ کی؟‘‘ (پارہ8،سورۃالاعراف،آیت80)

لواطت اور سحاق (Lesbian and gay) کے قومِ لوط کے عمل میں سے ہونے کے بارے میں روح المعانی میں ہے:’’والحق بها بعضهم السحاق وبدا ايضا فی قوم لوط عليه السلام فكانت المراة تاتی المراة فعن حذيفة رضی اللہ تعالی عنه انما حق القول علی قوم لوط عليه السلام حين استغنی النساء بالنساء والرجال بالرجال ‘‘یعنی: بعض فقہائے کرام نے سحاق (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنے) کو قومِ لوط کے عمل میں شامل کیا ہے، کیونکہ ان کی عورت عورت کے ساتھ بدفعلی کرتی تھی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت لوط علیہ السلام کی قوم اس وقت عذاب کی حقدار ٹھہری جب ان کی عورتیں عورتوں سے اور مرد مَردوں سے شہوت پوری کرنے میں مشغول ہوگئے۔

(روح المعانی فی تفسیر القرآن، جلد4، صفحہ410، مطبوعہ دارالکتب العلمیہ، بیروت)

مجمع الزوائد میں ہے:’’عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا استحلت امتی ستا فعليهم الدمار اذا ظهر فيهم التلاعن وشربوا الخمور ولبسوا الحرير واتخذوا القيان واكتفى الرجال بالرجال والنساء بالنساء‘‘ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب میری امت چھ (حرام) چیزوں کو حلال سمجھ لے گی، اس وقت ان کی ہلاکت ہوگی، جب ایک دوسرے کو لعنت کریں، شرابیں پیئں، ریشم پہنیں، گانے باجے کو اختیار کریں، مرد مرد کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو اور عورت عورت کی حاجت پوری کرنے کے لیے کافی ہو۔

(مجمع الزوائد، کتاب الفتن، باب ثان فی امارت الساعۃ، جلد7، صفحہ640، مطبوعہ دارالفکر، بیروت)

بحرالرائق میں ہے:’’ان اللواطة محرمة عقلا وشرعا وطبعا بخلاف الزنا وانه ليس بحرام طبعا فكانت اشد حرمة منه، وفی فتح القدير وهل تكون اللواطة فی الجنة ای هل يجوز كونها فيها، والصحيح انها لا تكون فيها لانه تعالی سماه خبيثة فقال تعالی ﴿كانت تعمل الخبائث﴾ والجنة منزهة عنها ملخصا‘‘ترجمہ: بلاشبہ لواطت عقلاً اور شرعاً اور طبعاً حرام ہے، بخلاف زنا کے کہ زنا طبعاً حرام نہیں ہے۔ تو لواطت کی حرمت زنا سے زیادہ سخت ہے، فتح القدیر میں ہے کہ جنت میں لواطت جائز ہوگی؟ صحیح یہ ہے کہ جنت میں لواطت نہیں

ہو گی، کیونکہ اللہ عزوجل نے لواطت کا نام خبیث رکھا اور فرمایا وہ بستی (یعنی قوم لوط) گندے کام کرتی تھی اور جنت خباثت سے منزہ ہے۔ (بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، ج 5، ص 17، مطبوعہ دار الکتاب الاسلامی)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:"ان الزنا حرام، اللواط محرم ایضا، بل ھو افحش من الزنا لقولہ عزوجل: ﴿ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴾، فسماہ الحق تعالی فاحشۃ "ترجمہ: بیشک زنا حرام ہے، اسی طرح لواطت بھی حرام ہے، بلکہ لواطت زنا سے بھی زیادہ فحش ہے، کیونکہ اللہ پاک کا فرمان موجود ہے:﴿ وَ لُوْطًا اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَتَاْتُوْنَ الْفَاحِشَةَ مَا سَبَقَكُمْ بِهَا مِنْ اَحَدٍ مِّنَ الْعٰلَمِیْنَ ﴾ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فاحشہ رکھا۔ (الفقہ الاسلامی وادلتہ، ج 7، ص 5346، مطبوعہ دار الفکر، دمشق)

سحاق کے گناہ کبیرہ ہونے کے بارے میں امام احمد بن محمد بن علی بن حجر ہیثمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں:"الکبیرۃ الثانیۃ والستون بعد الثلاث مائۃ: مساحقۃ النساء وھو ان تفعل المراۃ بالمراۃ مثل صورۃ ما یفعل بھا الرجل "یعنی: تین سو کے بعد باسٹھواں بڑا گناہ مساحقۃ النساء ہے: اور وہ یہ ہے کہ عورت عورت کے ساتھ اسی طرح بد فعلی کرے، جیسے مرد آپس میں کرتے ہیں۔

(الزواجر عن اقتراف الکبائر، جلد 2، صفحہ 235، مطبوعہ دار الفکر، بیروت)

سحاق کے بالاتفاق حرام ہونے کے بارے میں موسوعۃ فقہیہ کویتیہ میں ہے:"لا خلاف بین الفقھاء فی ان السحاق حرام لقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: السحاق زنی النساء بینھن "یعنی فقہائے کرام رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے درمیان اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ بیشک سحاق (یعنی عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا) حرام ہے، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: عورتوں کا ایک دوسرے سے جنسی عمل کرنا ان کے درمیان زنا ہے۔ یعنی جس طرح زنا حرام ہے، اسی طرح عورت کا عورت کے ساتھ جنسی عمل کرنا حرام ہے۔

(الموسوعۃ الفقھیۃ الکویتیہ، جلد 24، مطبوعہ مصر)

الفقہ الاسلامی وادلتہ میں ہے:"السحاق: (وھو فعل النساء بعضھن ببعض) حرام "ترجمہ: سحاق (اور بعض عورتوں کا بعض عورتوں کے ساتھ جنسی عمل کرنا) حرام ہے۔

(الفقہ الاسلامی وادلتہ، جلد 7، صفحہ 5346، مطبوعہ دار الفکر، دمشق)

(6) اس کی حرمت کا انکار کرنے والے کے کافر ہونے کے بارے میں مفسر شہیر حکیم الامت حضرت مفتی احمد یار خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سالِ وفات: 1391ھ) لکھتے ہیں:"فاحشہ (بے حیائی) وہ گناہ ہے جسے عقل بھی برا سمجھے۔ کفر اگرچہ

بد ترین گناہ کبیرہ ہے، مگر اسے رب (عزوجل) نے فاحشہ (یعنی بے حیائی) نہ فرمایا، کیونکہ نفسِ انسانی اس سے گھن نہیں کرتی۔ بھتیرے عاقل (عقلمند کہلانے والے) اس میں گرفتار ہیں، مگر اِغلام (یعنی بد فعلی) تو ایسی بُری چیز ہے کہ جانور بھی اس سے متنفر ہیں، سوائے سور کے۔ لڑکوں سے اغلام حرام قطعی ہے، اس کے حرام ہونے کا منکر (یعنی انکار کرنے والا) کافر ہے۔" **(نورالعرفان، صفحہ500، مطبوعہ پیر بھائی اینڈ کمپنی)**

تفسیر صراط الجنان میں ہے: "اس آیت سے معلوم ہوا کہ اغلام بازی قومِ لوط کی ایجاد ہے، اسی لیے اسے "لواطت" کہتے ہیں۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ لڑکوں سے بد فعلی حرام قطعی ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔"

(تفسیر صراط الجنان، جلد3، صفحہ80، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)

منح الروض میں ہے: "من انکر حرمۃ الحرام المجمع علی حرمتہ او شک فیھا، ای یستوی الامر فیھا کالخمر والزنا واللواطۃ والربا... کفر" جس نے حرامِ اجماعی کی حرمت کا انکار کیا یا اُس کے حرام ہونے میں شک کیا، وہ کافر ہے، جیسے شراب، زنا، لواطت، سود۔ **(منح الروض، صفحہ503، دار البشار الاسلامیہ)**

بحر الرائق اور در مختار میں ہے: "یکفر مستحلھا عند الجمھور" ترجمہ: جمہور علمائے مذہب کے نزدیک اس (یعنی بد فعلی) کو حلال جاننے والا کافر ہے۔

(بحر الرائق شرح کنز الدقائق، کتاب الحدود، جلد5، صفحہ28، مطبوعہ کوئٹہ)

اعلی حضرت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لواطت کے حلال ہونے کے قائل کے بارے میں لکھتے ہیں: "حِلّ لواطت کا قائل کافر ہے۔" **(فتاوی رضویہ، ج23، ص694، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)**

صدر الشریعہ مفتی امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ لکھتے ہیں: "اغلام کو حلال جاننے والا کافر ہے، یہی مذہب جمہور ہے۔" **(بہار شریعت، ج02، ص381، مطبوعہ مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

واللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

الجواب صحیح

مفتی محمد قاسم عطاری

کتبــــــــــــــــــــــــــــہ

المتخصص فی الفقہ الاسلامی

عبدالرب شاکر عطاری مدنی

17محرم الحرام1444ھ16اگست2022ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net/ کے ذریعے کی جاسکتی ہے